C.T.B.T.

امن معاہدہ یا ۔۔۔؟

تیری زندگی اسی سے تیری آبرو اسی سے

اس وقت ہمارا ملک شدید سیاسی و معاشی بحران کی زد میں ہے حالات کس طرف جا رہے ہیں۔ کیا ہو رہا ہے' اس بارے میں سیاسی ہی نہیں عوامی حلقوں میں بھی اضطراب و بے یقینی کی سی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ ہر جگہ' ہر محفل میں سی ٹی بی ٹی کا سوال ہے۔ طرح طرح کی قیاس آرائیاں' افواہیں گردش کر رہی ہیں۔ سیاسی و موسمی پرندے عجیب و غریب بولیاں بول رہے ہیں جبکہ ہماری موجودہ فوجی حکومت سی ٹی بی ٹی معاہدے کو بے ضرر سا کاغذ قرار دیتے ہوئے دستخط کرنے کے لئے عوامی اطمینان کے بعد تیار دکھائی دیتی ہے۔ لیکن ہمیں حقائق و نتائج پر غور کرتے ہوئے اور اپنی بقاء و استحکام کے لئے اقدامات کرنا چاہئے۔

جوہری تجربات پر مکمل پابندی کا معاہدہ **Compre Hensive Test Ban Treaty** جسے عرف عام میں سی ٹی بی ٹی کہا جاتا ہے۔ تاریخ کے مطابق 1963ء میں دنیا کے اہم ممالک نے محسوس کیا کہ ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کو روکنا انسانیت کی بقاء کے لئے ضروری ہے۔ نتیجتاً ایک جزوی معاہدہ کیا گیا جس کے مطابق پابندی عائد کی گئی کہ زمین کے اوپر فضاء میں یا سمندر میں ایٹمی تجربے نہیں کئے جائیں گے۔ زیر زمین ایٹمی دھماکوں کی گنجائش رکھی گئی۔ مگر اس معاہدے کے باوجود 1993ء تک دو ہزار ایٹمی دھماکے کئے گئے اور سب سے زیادہ امریکہ اور روس نے کئے یہی دونوں ممالک چین کو ایٹمی قوت بننے سے باز رکھنے کے لئے بھی کوشاں رہے مگر وہ کسی کے دباؤں میں نہ آیا۔ بلآخر اس نے بھی 1964ء کو ایٹمی تجربہ کر کے اپنا لوہا منوایا۔ اسی کا نتیجہ تھا جو امریکہ اس کے آزاد وجود کو ماننے کے لئے تیار نہ تھا۔ اسے تسلیم کرتے ہوئے سیکورٹی کونسل میں جائز مقام دینے پر مجبور ہوا۔ پھر سیکورٹی کونسل کے مستقل پانچوں ارکان کی ایٹمی قوت سے لیس ہونے کے بعد ساری توجہ اس پر مرکوز ہو گئی کہ اب مزید ایٹمی ہتھیاروں میں پھیلاؤ نہ ہو لیکن بھارت کی ایٹمی صلاحیت کو فروغ دینے کے لئے امریکہ' مغربی اقوام اور روس نے بھرپور تعاون کیا۔ حتیٰ کہ 11 مئی کے ایٹمی تجربے کے بعد بھی ایٹمی ٹیکنالوجی فراہم کی جبکہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام میں ہر مرحلہ پر روڑے اٹکائے گئے اور پابندیاں لگانے کا رویہ اختیار کیا گیا مگر پاکستان کے 28 مئی 1998ء کے کامیاب تجربات نے پورا نقشہ بدل دیا۔ اہل مغرب کی نیندیں حرام کرتے ہوئے عالم اسلام میں نیا جوش و ولولہ پیدا کیا۔

اسلامی نظریاتی ریاست پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کے بعد امت مسلمہ کا سر فخر سے اونچا ہوا اسی لئے اہل مغرب نے اس کو ایٹم بم کی جائے اسلامی بم کے نام سے یاد کرتے ہوئے ایک طشت ہیرے جواہرات سے لبریز اور دوسرے میں موت کا پروانہ (سی ٹی بی ٹی) رکھ کر ہمارے حریص و مفاد پرست حکمرانوں کے سامنے پیش کیا تاکہ اس اسلامی نظریاتی مملکت سے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کروا کے عالم اسلام کو ایٹمی قوت سے یکسر محروم کر دیا جائے۔ لیکن صد

افسوس کے ہمارے ان حکمرانوں نے بھی جرات و بہادری' جوانمردی و دلیری کا مظاہرہ کرنے کی بجائے قسما قسم کی تاویلات کرتے ہوئے عوام الناس کو یوں مطمئن کرنا چاہا جیسے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرتے ہی پاکستان میں دودھ اور شہد کی نہریں بہنے لگیں گی بصورت دیگر ہم الگ تھلگ اور تنہا رہ جائیں گے۔ لیکن کیا خبر کہ یہ تنہائی ہمیں اپنے خدا سے ملائے گی اور حقیقی منزل کی طرف گامزن کرتے ہوئے اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کی سکت عطاء کرے گی۔

سی ٹی بی ٹی کا واضح مقصد ہماری نیوکلیئر صلاحیت کو معدوم کرنا' ہماری ترقی کی راہیں مسدود کرنا اور چند ممالک کی اجارہ داری قائم کرنا ہے۔ لیکن نظر آرہا ہے اور پورا میڈیا اس بات کو پیش کر رہا ہے کہ امریکہ اور مغربی اقوام کے معاشی دباؤ کے آگے ہماری موجودہ حکومت کی ہمت جواب دے رہی ہے۔

لیکن یاد رکھنا چاہیے جب تاتاریوں نے بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجائی تو خزانہ ہیرے جواہرات سے بھرا ہوا تھا' معیشت انتہائی مستحکم تھی' مگر ملکی دفاع مستحکم و مضبوط نہ تھا جس وجہ سے انہیں یہ یوم بد دیکھنا پڑا۔ اسی ڈگر پر چلنے کے لئے ہمیں مجبور کیا جارہا ہے۔ تاکہ ہمارے دشمن کو معاشی و دفاعی لحاظ سے مستحکم کر کے ایشیاء کی سپر پاور بنایا جا سکے۔

اس موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا باسیان وطن کو قائداعظم محمد علی جناح سے ایک انٹرویو کے دوران مسٹر بیورلے نکلس کے طرف سے کیے گئے سوال کو پیش کرتا ہوں۔

مسٹر جناح! کیا آپ کے خیال میں مسلمان متحدہ ہندوستان میں زیادہ خوش حال نہ ہوں گے جس کا رقبہ' وسائل اور آبادی آپ کی مجوزہ مسلم ریاست سے کئی گنا زیادہ ہے؟

قائداعظم نے جواب دیا کہ مسٹر نکلس اگر میں آپ کو کہوں کہ برطانوی باشندے جرمن شہری ہوتے ہوئے زیادہ خوشحال ہو سکتے ہیں تو آپ کا رد عمل کیا ہوگا؟ کیا آپ انگلستان کو جرمنی میں ضم کرنا بہتر سمجھیں گے یا اپنی قومی آزادی کو بحال رکھنا ضروری خیال کریں گے؟ انگریز صحافی نے تفہیمی انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا جناب میں بات سمجھ گیا اس سوال کا صرف ایک جواب ہو سکتا ہے۔

آج ہماری صورت حال بھی کچھ اسی طرح ہے کہ ہمیں خوشحالی کے سبز باغ دکھا کر ہماری آزادی کو سلب کیا جا رہا ہے اور اس نقصان دہ معاہدے کی زہریلی گولیاں کھلا کر ابدی نیند سلایا جا رہا ہے۔

ہم ماضی کے دریچوں میں جھانک کر دیکھیں کہ ہم نے معاہدوں سے ہمیشہ کچھ گنوایا ہے پایا نہیں۔ تقسیم سے قبل ریڈکلف ایوارڈ کو تسلیم کر کے ہم نے غلطی کی جس سے گورداسپور ہمیں ہندوستان کو دینا پڑا اور اسی سے مسئلہ کشمیر نے جنم لیا اور پھر شملہ اور تاشقند کے معاہدے بھی ہمارے لئے نفع بخش اور سود مند نہیں ہوئے۔

حکمرانو! یاد رکھو دباؤ کے تحت معاہدہ صحیح ہوتا ہے نہ ہی کمزور فریق کے مسائل کا حل۔

دیکھئے پہلی جنگ عظیم میں جرمنی کی شکست کے بعد "ورسائل" کا معاہدہ دوسری جنگ عظیم کا سبب بنا معاہدے میں جرمن قوم کی مرضی کے برعکس دباؤ سے دستخط کر دیئے گئے تھے ہٹلر آیا تو اس نے جرمنوں کی قومی غیرت کو للکارا۔ اس سے دوسری جنگ عظیم کی شکل میں ایک بہت بڑی تباہی رونما ہوئی۔

حکمرانو! جب تک مسئلہ کشمیر حل نہیں ہوتا اور وہی مراعات اور پوزیشن ہمیں نہیں حاصل ہوئی جو بھارت کو دی جاتی ہیں تو اس وقت تک ہمارے دستخط کرنے کا کوئی جواز نہیں یہ حکومت کی عظیم غلطی ہے جس کا اس نے عہد و پیمان باندھ لیا ہے۔ اگر سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے بعد بھی ملک میں بے روزگاری' مہنگائی اور صنعتی و تجارتی جمود کا خاتمہ نہ ہوا تو حکومت کو قوم کی طرف سے اس الزام کا سامنا کرنا پڑے گا کہ فوجی حکومت نے قومی عزت و آبرو اور ملک کی آزادی و